50388 ـ اللہ تعالی نے روزے كو ہی اپنے اس فرمان " روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس كا اجروثواب دونگا " كیوں مخصوص كیا ہے ؟

سوال

اللہ تعالی نے روزے كا اجروثواب اپنے ساتھ كیوں مخصوص كیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت كیا ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی كا فرمان ہے: ابن آدم كا روزے كے علاوہ ہر عمل اس كے لیے ہے، كیونكہ روزہ میرے لیے ہے، اور اس كا اجروثواب بھی میں ہی دونگا ... "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1761) صحیح مسلم حدیث نمبر (1946).

اور جب سارے اعمال اللہ كے لیے ہیں، اور ان كا اجروثواب بھی وہی دیتا ہے تو حدیث قدسی میں اللہ تعالی كے فرمان: " روزہ میرے لیے ہے، اور اس كا اجر و ثواب بھی میں ہی دونگا " اللہ تعالی نے روزے كو اس كے لیے مخصوص كیوں كیا ہے، اس میں علماء كرام كا اختلاف ہے ؟

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث كے معنی اور روزے كو اس فضیلت كے ساتھ مخصوص كرنے كے اسباب میں اہل علم كی دس توجیہات بیان كي ہیں ان میں اہم درج ذیل ہیں:

1 ـ دوسرے اعمال كی طرح روزے میں ریاء كاری نہیں ہو سكتی. قرطبی رحمہ اللہ كہتے ہیں: جب سارے اعمال میں ریاء كاری داخل ہو سكتی ہے، اور روزہ ایك ایسا فعل ہے جس پر اللہ كے علاوہ كوئی اور مطلع نہیں ہو سكتا تو اللہ تعالی نے اسے اپنی جانب مضاف كیا، اور اسی لیے حدیث میں فرمایا:

" وہ میری بنا پر اپنی شہوت ترك كرتا ہے "

اور ابن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سب عبادات کرتے وقت ظاہر ہو جاتی ہیں، اور بہت ہی کم ایسی ہیں جن میں ریاء کا شائبہ نہ ہوتا ہو، یعنی ہو سکتا ہے اس میں ریاء شامل ہو، لیکن روزہ ایسا عمل ہے جس میں ریاء کاری کا شائبہ بھی نہیں.

2 - " اور میں ہی اس کا اجروثواب دونگا "

اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے اجروثواب اور نیکیوں کی زیادتی کی مقدار کا علم صرف مجھے ہے، کسی اور کو نہیں.

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس کا معنی یہ ہے کہ: باقی اعمال کے اجروثواب کی مقدار کا لوگوں کو بتا دیا گیا ہے، اور یہ کہ اس میں دس سے سات سو تك اضافہ کیا جا سکتا ہے، یا جتنا اللہ چاہے، لیکن روزہ ایك ایسا عمل ہے جس کا ثواب اللہ تعالی بغیر کسی مقدار کے دے گا، اس کی شہادت مسلم شریف کی درج ذیل روایت سے ملتی ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کا فرمان ہے: ابن آدم کے ہر عمل کی نیکیاں دس سے لیکر سات تك میں اضافہ کیا جاتا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: لیکن روزہ نہیں، کیونکہ روزہ میرے لیے ہے، اور اس کا اجروثواب بھی میں ہی دونگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1151).

یعنی اس کا اجروثواب میں بغیر حساب و کتاب اور بغیر مقدار کے دونگا، یہ بالکل اس فرمان کی طرح ہے:

صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجروثواب دیا جائیگا.

3 - " روزہ میرے لیے ہے "

اس فرمان کا معنی یہ ہے کہ میرے ہاں سب سے محبوب ترین اور مقدم عبادت یہی روزہ ہے.

ابن عبد البر کہتے ہیں: باقی سب عبادات پر روزے کی فضیلت کے لیے " روزہ میرے لیے ہے " کہنا ہی کافی قرار دیا.

اور امام نسائی رحمہ اللہ نے ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم روزے رکھا کرو، کیونکہ اس کی مثل کوئی اور عمل نہیں "

سنن نسائی حدیث نمبر (2220) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

4 - یہاں پر شرف اور عظمت کی اضافت ہے، جیسے بیت اللہ، کہا جاتا ہے، حالانکہ ساری مساجد تو اللہ کی ہیں ہی لیکن بیت اللہ کی اضافت شرف و عظمت کی اضافت ہے.

زین بن منیر کہتے ہیں:

اس طرح کے سیاق میں عمومی جگہ میں تخصیص سے عظمت و شرف کے علاوہ کچھ سمجھا نہیں جا سکتا.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یہ عظیم الشان حدیث کئی ایك وجوہات کی بنا پر روزے کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے:

پہلی وجہ:

سارے اعمال میں سے روزہ اللہ تعالی نے اپنے لیے مخصوص کیا ہے، اور یہ اس کے نزدیك شرف اور روزے کی محبت کی وجہ ہے، اور اس میں اللہ تعالی کے لیے اظہار اخلاص کی بنا پر، کیونکہ روزہ بندے اور اس کے رب کے درمیان راز ہے اس پر اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور مطلع نہیں ہو سکتا، کیونکہ روزہ دار کے لیے لوگوں سے خالی جگہ اور دور جا کر روزے کی بنا پر اللہ تعالی کی جانب سے حرام کردہ اشیاء استعمال کرنا ممکن ہے، لیکن اس کے باوجود وہ انہیں استعمال نہیں کرتا، اس لیے کہ اسے علم ہے کہ اللہ عزوجل اس کی خلوت میں بھی اسے دیکھ رہا ہے، اور اس نے ان اشیاء کا استعمال اس پر حرام کیا ہے، چنانچہ وہ اللہ تعالی کی سزا اور عقاب کے ڈر، اور اس کے اجروثواب کے حصول کی امید رکھتے ہوئے اسے ترك کر دیتا ہے.

تو اس بنا پر اللہ تعالی نے اس کے اس اخلاص کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سارے اعمال میں سے صرف روزے کو ہی اپنے ساتھ مخصوص کیا ہے، اور اسی لیے فرمایا:

" وہ میری وجہ سے اپنی شہوت اور کھانا پینا ترک کرتا ہے "

اور اس خصوصیت کا فائدہ روز قیامت ظاہر ہو گا، جیسا کہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کا قول ہے:

" روز قیامت جب اللہ تعالی اپنے بندے کا حساب و کتاب کریگا، اور اس کے ذمہ جو بھی ظلم ہونگے وہ اس کے سارے اعمال سے ادا کیے جائینگے، لیکن روزہ سے نہیں، باقی جو بھی بچےگا وہ اللہ تعالی اپنے ذمہ لے لے گا اور روزہ کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرےگا.

دوسری وجہ:

اللہ تعالی نے روزے کے متعلق فرمایا ہے:

" اور اس کا اجروثواب بھی میں ہی دونگا "

اللہ تعالی نے اجروثواب کی اضافت اپنی ذات کریم کی طرف کی ہے؛ کیونکہ سارے اعمال صالحہ کے اجروثواب میں عدد کے حساب کے اضافہ ہوتا ہے، ایك نیکی دس سے لیکر سات سواور اس سے بھی زیادہ تك بڑھتی ہیں، لیکن روزے کا اجروثواب اللہ تعالی نے اپنی ذات کے ساتھ بغیر کسی معدود عدد اور بغیر حساب و کتاب مخصوص کیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی سب سے زیادہ کرم کرنے والا اور بہت زیادہ جود و سخا کا مالك، اور عطیہ کرنے والا ہے، چنانچہ روزے کا اجروثواب بغیر حساب و کتاب اور عظیم ہے، روزہ اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری پر صبر کرنے، اور اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء سے اجتناب پر صبر کرنے،اور کھانے پینے اور بدن کی کمزوری جیسی مقدر تکلیفوں پر صبر کرنے کا نام روزہ ہے.

اس روزے میں صبر کی تینوں قسمیں جمع ہیں، جس سے یہ ثابت ہوا کہ روزہ صبر کرنے والے ہی رکھتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی یقینا صبر کرنے والوں کو بے حساب و کتاب اجروثواب سے نوازے گا الزمر (10)... انتہی.

دیکھیں: مجالس شہر رمضان صفحہ نمبر (13).

واللہ اعلم .